امیر شریعت سے۔!

آزاد شیرازی

عاشقِ حُسنِ ازل! آگاہ اسرارِ حیات　　السلام اے قافلہ سالارِ احرارِ حیات

جانشینِ بوذرؓ و سلمانؓ تیری ذات تھی　　ذات تیری منبعِ انوارِ صد برکات تھی

عمر بھر آواز کا جادو جگاتا ہی رہا　　اک مسیحا تھا جو مُردوں کو جِلاتا ہی رہا

داغ وہ تونے جدائی کا دیا احرار کو　　ڈھونڈتی ہے قوم اپنے قافلہ سالار کو

ڈھونڈتے پھرتے ہیں تجھ کو تیرے پروانے یہاں　　تُوہی بتلا تجھ کو پائیں تیرے دیوانے کہاں

تیرے دستر خوان کے جو لوگ ریزہ چین تھے　　یاد جن لوگوں کو تیرے دین کے آئین تھے

تیری تربت کے مجاور بن گئے یا گورکن　　بیچ ہی ڈالیں نہ یہ اک دن ترا گور و کفن

ان کے ذہنوں پر مسلط ایسی بے ہوشی ہوئی　　خود فراموشی کے بدلے حق فراموشی ہوئی

دیدہ بیدار ہیں وہ یا ہمہ تن گوش ہیں　　بند ہیں ان کی زبانیں اور لب خاموش ہیں

اِن زبانوں کو خدارا! قوتِ گفتار دے

حشر جو کر دے بپا۔ وہ جذبۂ احرار دے